

باب الحجامة للصائم - متعارض روایات کا تحلیلی جائزہ

ڈاکٹر عتیق امجد *

حافظ افتخار قدیر *

There are numerous types of treatments to cure diseases all across the world. Among these treatments one method which was used is called "cupping" that was famous in Arab. It is known as 'Al-Hijama' in Arabic language. This treatment was used by Arab from many decades and as Islam does not prohibit any treatment to cure diseases if it is "Halaal". Hence this treatment was continued even after Islam preaching and the Muslims could use "Cupping" in the state of fasting. But Hazrat Muhammad (S.A.W) prohibited this practice according to some narrations but according to some narrators, Hazrat Muhammad (S.A.W) used cupping in the fasting state of affairs while he was prohibited in previously. The scholars have different views about two different situations. There is a contradiction between these two narrations and these two contradicted narrations will be explored through this research artical.

عربوں میں علاج کے لئے سینگی لگوانا معمول تھا۔ جب اسلام آیا اور رمضان المبارک کے روزے فرض قرار دیئے گئے تو مسلمان روزے کی حالت میں سینگی لگوا لیتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے منع کر دیا۔ بعد ازیں خود رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔ اس لئے مصادر حدیث میں دونوں قسم کی روایات موجود ہیں۔ جس میں ایک قسم کی روایات میں روزے کی حالت میں سینگی لگانے اور لگوانے والے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم موجود ہے۔ جبکہ دوسری قسم کی روایات میں سینگی صوم کی حالت میں لگوانے کا جواز موجود ہے۔ دونوں قسم کی روایات درج ذیل ہیں۔

وہ روایات جن میں سینگی لگانے اور لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کا بیان ہے

((حدثنا محمد بن يحيى ومحمد بن رافع النيسابوري ومحمد بن غيلان ويحيى بن موسى قالوا حدثنا عبد الرزاق عن معمر بن يحيى بن أبي كثير عن إبراهيم بن عبد الله بن قارظ عن الساب بن يزيد عن رافع بن خديج رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "أفطر الحاجم والمحجوم" ((
(حضرت رافع بن خديج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " کچھ لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔")

* پرنسپل، گورنمنٹ ڈگری کالج، ماموں کاٹن، ضلع فیصل آباد۔

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ڈگری کالج، ماموں کاٹن، ضلع فیصل آباد۔

﴿(حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيقِيُّ، وَدَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَشْرِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ"﴾ ۲

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پچھنا لگانے والے، اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا")

﴿(حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ، أَنَّ أَبَا أَشْمَاءَ حَدَّثَهُ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ"﴾ ۳

(حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "پچھنا لگانے والے، اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا")

﴿(حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْبَقِيعِ، فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ثَمَانِي عَشْرَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ"﴾ ۴

(حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ شداد بن اوسؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع میں چل رہے تھے کہ اسی دوران آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو چاند کی اٹھارہویں رات گزر جانے کے بعد پچھنا لگوا رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پچھنا لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا")

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت صوم میں سیگی لگوانا منع ہے اور روزے کی حالت میں سیگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

○۔ وہ روایات جن میں روزے کی حالت میں سیگی لگوانا جائز ہے۔

﴿(حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ، وَاخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ"﴾ ۵

(حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوا یا)

﴿(عن ابی سعید خدریؓ " رخص رسول اللہ ﷺ فی القبلة الصائم و رخص فی

الحجامة"﴾ ۶

(حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کے لیے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے اور سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے)

مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت روزہ میں سینگی لگانا جائز ہے اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اب مندرجہ بالا دونوں قسم کی روایات متعارض ہیں کیونکہ ایک قسم کی روایات میں حالت صوم میں سینگی لگانے سے روزہ ٹوٹنے کا حکم ہے۔ جبکہ دوسری قسم کی روایات میں خود رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کے حالت صوم میں سینگی لگانے کے واقعات موجود ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت صوم میں سینگی لگانا جائز ہے۔

ان دونوں قسم کی متعارض روایات کے پیش نظر اہل علم کی اس مسئلے میں درج ذیل آراء ہیں۔ بعض اہل علم نے ان دونوں قسم کی روایات میں تطبیق دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جن روایات میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے حالت صوم میں سینگی لگانے کے واقعات موجود ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت صوم میں سینگی لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ اور ”افطر الجاجم و المحجوم“ والی روایات سے مراد یہ ہے۔ کہ سینگی لگانے سے روزہ دار کمزور ہو جاتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو روزہ فاسد کرنے کے لئے پیش کر دیا۔ لہذا ان دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہوئی کہ روزہ دار کو حالت روزہ میں سینگی لگوانے سے پرہیز کرنا چاہیے اور اگر وہ قوی الصحت ہے اور خون کے بہنے سے اس میں کمزوری واقع نہیں ہوگی اور وہ روزہ چھوڑنے پر مجبور نہیں ہوگا تو وہ سینگی لگا سکتا ہے۔ امام بغوی لکھتے ہیں:-

"افطر الحاجم والمحجوم، ای تغرض لالافطار، اما الحاجم فلانه لا يامن وصول شيء من الدم الى جوفه عند المصء واما المحجوم فلانه لا يامن ضعف قوته بخروج الدم فيوءول امره الى ان يفطر" کے

اس مسئلہ میں دوسرا موقف یہ ہے کہ جب صائم رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں سینگی لگوائے گا تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور اس پر روزے کی قضا ہوگی۔ یہ موقف امام عطاء، اوزاعی، اسحاق اور احمد بن حنبلؓ وغیرہ کا ہے۔ ان کے نزدیک "افطر الحاجم و المحجوم" احادیث صحیح، ثابت اور محکم ہیں۔ اسلئے حالت صوم میں سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ امام احمد بن حنبلؓ اس مسئلے میں فرماتے ہیں:-

"وقال احمد احاديث افطر الحاجم ولا نکاح الا بولي يشد بعضها بعضا وانا اذهب اليها"

حضرت علیؓ اور امام ابو ثور بھی اسی موقف کے حامی ہیں۔ ۹۔
امام عطاء باقی اہل علم کے علاوہ قضا کے ساتھ ساتھ صوم کے کفارہ کے بھی قائل ہیں۔
اس مسئلے میں تیسرا موقف یہ ہے کہ حالت صوم میں سبکی لگانا جائز ہے اور "افطر الحاجم والمحووم" کے مفہوم والی احادیث منسوخ ہیں اور "احتجم النبی ﷺ وهو صائم" وغیرہ روایات انکی ناسخ ہیں۔ یہ موقف جمہور اہل علم، اہل حجاز، کوفہ، بصرہ، اور اہل شام وغیرہ کا ہے۔ ۱۰۔
امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:-

"والذي أحفظ عن الصحابة والتابعين وعامة اهل العلم انه لا يفطر احد بالحجامة" ۱۱۔
(صحابہ کرامؓ، تابعین عظام اور عام اہل علم سے زیادہ محفوظ بات یہی مروی ہے کہ سبکی لگوانے سے کسی کا روزہ نہ ٹوٹے گا)

صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت انسؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حسنؓ کا یہی موقف ہے۔ جبکہ تابعین اور اسلاف میں سے امام ابن جبیر، ابن مسیب، طاؤس، شعبی، ابراہیم نخعی، ابو جعفر، مالک اور شافعیؒ کا بھی یہی موقف ہے۔ ۱۲۔
مندرجہ بالا آراء میں سے جمہور کا موقف درست ہے کہ حالت صوم میں سبکی لگانا جائز ہے اور "افطر الحاجم والمحووم" کے مفہوم والی احادیث منسوخ اور "احتجم النبی ﷺ وهو صائم" وغیرہ روایات ان کی ناسخ ہیں اس موقف کے درست ہونے کے درج ذیل دلائل ہیں

رسول اللہ ﷺ کا حکم "افطر الحاجم والمحووم" فتح مکہ کے موقع کا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا حالت صوم میں سبکی لگوانے کا واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔ اسلئے تاریخی اعتبار سے ثابت ہوتا ہے کہ فتح مکہ 8 ہجری کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں سبکی لگوانے اور لگانے سے منع کیا تھا۔ جبکہ خود رسول اللہ ﷺ نے حالت صوم میں حجۃ الوداع کے موقع پر سبکی لگوائی اور حجۃ الوداع 10 ہجری کا واقعہ ہے۔ اس لئے متاخر ہونے کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کا عمل حجت اور ناسخ ہے اور "افطر الحاجم والمحووم" منسوخ ہے۔

امام ابن عبداللہ وغیرہ فرماتے ہیں:-

"فيه دليل على ان حديث 'افطر الحاجم والمحووم' منسوخ لانه جاء في بعض طرقه انه ذلك كان في حجة الوداع" ۱۳۔

(اس میں دلیل ہے کہ حدیث " افطر الحاجم والمحجوم " منسوخ ہے کیونکہ اس کے بعض طرق میں یہ وضاحت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے یہ الفاظ حجۃ الوداع کے موقع پر کہے تھے (امام شافعی فرماتے ہیں:-

" واول سماع ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ عام الفتح ولم یکن یومئذ محرما ولم یصحبہ محرما قبل حجة الاسلام فذكر ابن عباس رضی اللہ عنہما حجامة النبی ﷺ عام حجة الاسلام سنة عشر و حدیث افطر الحاجم والمحجوم عام الفتح والفتح كان سنة ثمان قبل حجة الاسلام بسنتين فان كان ثا بتین فحدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ناسخ وافطر الحاجم والمحجوم "منسوخ" ۱۴

(ابن عباسؓ کا رسول اللہ ﷺ سے پہلا سماع فتح مکہ کے سال ہے اور اس دن آپ ﷺ حالت احرام میں نہ تھے لہذا ابن عباسؓ نے 10ھ حجۃ الوداع کے سال نبی ﷺ کے سینگی لگوانے کا ذکر کیا ہے جبکہ حدیث " افطر الحاجم والمحجوم " کا تعلق فتح مکہ کے سال ہے اور فتح کا واقعہ حجۃ الوداع سے قبل 8ھ کا ہے پس اگر یہ دونوں ثابت ہیں تو پھر حدیث ابن عباسؓ ناسخ ہوئی اور حدیث " افطر الحاجم والمحجوم " منسوخ ہوئی)

تاریخی اعتبار سے ان روایات کا نسخ و منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کی صراحت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ " افطر الحاجم والمحجوم " منسوخ اور سینگی لگوانا نسخ ہے۔
حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ہے۔

((عن ابی سعید خدریؓ " رخص رسول اللہ ﷺ فی القبلة الصائم و رخص فی الحجامة)) ۱۵
(حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کے لیے روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے اور سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے)

یہ حدیث اس بات میں دلیل ہے کہ صحابی رسول ﷺ وضاحت فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت صوم میں سینگی لگوانے کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت انسؓ کی روایت بھی اس بات کی تائید کرتی ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں:-

" اول ما كرهت الحجامة للصائم ان جعفر بن ابی طالب احتجم وهو صائم فمر به رسول الله فقال افطر هذان، ثم رخص النبي ﷺ بعد في الحجامة للصائم، وكان انس يحتجم وهو صائم " ۱۶

(شروع میں روزہ دار کے لیے سیٹگی لگوانا حرام اس طرح ہوا کہ جعفر بن ابی طالبؓ نے حالت روزہ میں سیٹگی لگوائی رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا پھر بعد میں روزہ دار کو سیٹگی کی اجازت دے دی چنانچہ انسؓ روزہ کی حالت میں سیٹگی لگائی گئی گواتے تھے حضرت انسؓ کی بیان کردہ روایت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿(ثم ان رسول الله ﷺ رخص في الحجامة للصائم))﴾ ۱۷

(پھر رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو سیٹگی لگوانے کی رخصت سے دی) نیز صحیح بخاری میں حضرت انسؓ کی درج ذیل وضاحت بھی موجود ہے۔

﴿(حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَاتِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَكَرَّهُوا الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؛ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ، وَزَادَ شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ))﴾ ۱۸

(شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ثابت بنانی سے سنا، انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کی آپ لوگ روزہ کی حالت میں پچھنا لگوانے کو مکروہ سمجھا کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں البتہ کمزوری کے خیال سے (روزہ میں نہیں لگواتے تھے) شاربہ نے یہ زیادتی کی ہے کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ (ایسا ہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کرتے تھے جبکہ ابوداؤد کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

﴿(حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ: "مَا كُنَّا نَدْعُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ إِلَّا كَرَاهِيَةً الْجَهْدِ."))﴾ ۱۹

(ثابت کہتے ہیں کہ انسؓ نے کہا ہم روزے دار کو صرف مشقت کے پیش نظر سیٹگی نہیں لگانے دیتے تھے) اسی طرح حضرت ابوسعیدؓ کی ایک دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔

﴿(حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَفْطُرُنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَى وَالْإِحْتِلَامُ))﴾ ۲۰

(حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت قے اور احتلام) اسی طرح سنن ابی داؤد میں روایت ہے

﴿ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِجَامَةِ وَالْمَوَاصِلَةِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تَوَاصِلٌ إِلَى السَّحَرِ، فَقَالَ: "إِنِّي أَوَاصِلٌ إِلَى السَّحَرِ وَرَبِّي يَطْعِمُنِي وَيَسْقِيَنِي" ۲۲﴾
(عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (حالت روزے میں) سینگی لگوانے اور مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا، لیکن اپنے اصحاب کی رعایت کرتے ہوئے اسے حرام قرار نہیں دیا، آپ سے کہا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو بغیر کھائے پینے سحر تک روزہ رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سحر تک روزے کو جاری رکھتا ہوں اور مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔“)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت کے نسخ ہونے کے لئے صحابہ کرامؓ کے اپنے عمل، تاریخی تاخر اور صحابہ کرامؓ کی صراحت کے بعد صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؓ کا عام مل بھی مودی دے۔ امام بخاریؒ نے اپنی الجامع الصحیحؒ کے ترجمہ الباب میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زید بن ابی ارقمؓ اور امیر المومنین، حضرت ام سلمہؓ کے آثار قلم بن دکنیے ہی آپ فرماتے ہیں "وكان ابن عمرؓ يحتجم وهو صائم ثم تركه فكان يحتجم بالليل، واحتجم ابو موسىؓ ليلا،

ويذكر عن سعد بن ارقمؓ وزيد بن ارقمؓ وام سلمةؓ انهم احتجموا صائما" ۲۳
(ابن عمرؓ حالت روزہ میں سینگی لگوا لیتے تھے مگر پھر آپ نے اسے ترک کر دیا اور پھر آپ رات کو لگوانے لگے ابو موسیٰؓ نے بھی رات کو سینگی لگوائی حضرت سعدؓ، زید بن ارقمؓ اور ام سلمہؓ بارے مروی ہے کہ انہوں نے حالت روزہ میں سینگی لگوائی)

نیز آپ نے ترجمہ الباب میں حضرت ام علقمہؓ کا درج ذیل بیان بھی درج کیا ہے فرماتے ہیں۔
"وقال بكير عن ام علقمة: كنا تحتجم عند عائشةؓ مال نهي" ۲۴
(حضرت ام علقمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس سینگی لگوا لیتی تھیں پس وہ ہمیں منع نہیں کرتی تھی)

ناسخ و منسوخ حدیث کے موضوع پر مصنفین کتب سے امام حازمی، ابن شاہین اور الجعبری نے بھی مندرجہ بالا روایات کو باب نسخ میں شامل کیا ہے امام حازمی فرماتے ہیں

"وخالقهم في ذلك اكثير اهل العلم من اهل الحجاز والكوفة والبصرة والشام وقالوا الاشئ عليه
وقالوا الحكم بالفطر منسوخ" ۲۵

امام ابن شاہین لکھتے ہیں :

"والذي عندنا ان صح الحدينان حميا فالرحصة ناسخه للتغليظ اكثر من عذر الصائم بالحجامة" ۲۶
امام الجعفری حالتِ روزہ میں سبکی لگوانے کے جواز کے متعلق لکھتے ہیں

"وهو محكم ناسخ للحرمة ونغني الكراهة لمظنة الخمف ولتاخره عنه" ۲۷

اس تمام ترجمہ کا خلاصہ یہ ہے، کہ "افطر الحاجم والمحجوم" کے مفہوم والی روایات درج ذیل وجوہ کی
بنیاد پر منسوخ ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے ذاتی عمل "احتجم رسول اللہ ﷺ وهو صائم" کی بنیاد پر روزہ حرام سے نہیں ٹوٹتا
لہذا بحالتِ روزہ سبکی لگوانے یا لگانے سے روزہ ٹوٹنے والی روایات منسوخ ہیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اور

حضرت انسؓ سے صحابہؓ کی روایات سے بھئی ان روایات کی تنسیخ ثابت ہوئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے
روایات منسوخ ہیں، کیونکہ زمانی ترتیب میں بحالتِ روزہ سبکی کی اجازت کی روایات متاخر ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ترمذی، الجامع، ابواب الصوم، باب ما جاء في كراهية الحجامة للصائم، ج: 774، ص: 1723، نسائی، السنن
الكبرى، كتاب الصيام، باب الحديث الذي روي في الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 265، ابن حبان، صحيح،
ج: 8، ص: 306؛ صنعاني، عبدالرزاق، المصنف، ج: 4، ص: 210؛ ابن خزيمة، صحيح، ج: 1964، ص:
227) اس روایت کی سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں البتہ ابراہیم بن عبد اللہ عن قارفا "صدق" ہیں (دیکھئے:
ابن حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، ج: 1، ص: 29) ابو حاتم نے علت کی بنیاد پر اس کو باطل قرار دیا ہے
دیکھئے: ابو حاتم رازی، عبدالرحمن، علل الحديث، ج: 1، ص: 249، المكتبة الاثرية، سانگلہ ہل، شیخوپورہ،
پاکستان) ابن معین نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور عمد کے منفرد ہونے کی بنیاد پر اس کو معلول قرار دیا
ہے لیکن معمر کی متابعت معاویہ بن سلام نے کی ہے (دیکھئے: حاکم، المستدرک، ج: 1، ص: 592) اس
حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں (قال أبو عيسى وفي الباب عن علي وسعد وشداد بن

أوس وثوبان وأسامة بن زيد وعائشة ومحق بن سنان ويقال ابن يسار وأبي هريرة وابن عباس

وأبي موسى وبلال وسعد قال أبو عيسى وحديث رافع بن خديج حديث حسن صحيح وذكر عن
أحمد بن حنبل أنه قال أصح شيء في هذا الباب حديث رافع بن خديج وذكر عن علي بن عبد الله أنه

قال أصح شي في هذا الباب حديث ثوبان وشداد بن أوس لأن يحيى بن أبي كثير روى عن أبي قلابه الحديثين جميعاً حديث ثوبان وحديث شداد بن أوس وقد كره قوم من أهل العلم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم الحجامة للصائم حتى أن بعض أصحاب النبي احتجم الليل منهم أبو موسى الأشعري وابن عمر وبهذا يقول ابن المبارك قال أبو عيسى سمعت إسحق بن منصور يقول قال عبد الرحمن بن مهادي من احتجم وهو صائم فعليه القضا قال إسحق بن منصور وهكذا قال أحمد وإسحق حدثنا الزعفراني قال وقال الشافعي قد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه احتجم وهو صائم وروى عن النبي ولا أعلم واحداً من هذين الحديثين ثابتاً ولو توفى رجل الحجامة وهو صائم كان أحب إلي ولو احتجم صائم لم أر ذلك أن يفطره قال أبو عيسى هكذا كان قول الشافعي ببغداد وأما بمصر فمال إلى الرخصة ولم يرب بالحجامة للصائم بأساً واحتجم

بأن النبي ﷺ احتجم في حجة الوداع وهو محرم صام (اس باب میں حضرت سعدؓ، شداد بن اوشوؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباسؓ، ابو موسیٰ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبد اللہ کے بارے میں مذکور ہے انہوں نے کہا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں اصح ہے۔ اس لئے کہ یحییٰ بن ابوکثیر ابو قلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبان کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ علماء صحابہ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہ جیسے کہ ابو موسیٰ اشعری، بن عمرؓ رات کو پچھنے لگوا کر تھے ابن مبارک بھی اسی کے قائل ہیں عبد الرحمن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم بھی اسی کے قائل ہیں امام ترمذی کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعی کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کونسی روایت ثابت ہے لہذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی کا یہ قول بغداد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنے لگوانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

جۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے پس مختلف آراء کو ملحوظ رکھتے ہوئے ثابت ہوا کہ اس روایت کی سند حسن ہے لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے جیسا کہ امام احمد نے اس کے بارے ”اصح مغنی فی هذا الباب“ کہا ہے

۲ ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم، ج: 1679، ص: 2577؛ (اس روایت کی سند میں راوی عبد اللہ بن بشر کے بارے میں ابن حجر لکھتے ہیں ”اختلف فیہ قول ابن معین وابن حبان وقال ابو زرعة والنسائی“ لا یاس بہ“ و حکى البزار انه ضعيف في الزهري خاصة“) ملاحظہ ہو: ابن حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، ج: 1، ص: 281) المسند کے محققین کہتے ہیں ”ان اسنادہ منقطع عبد اللہ بن بشر لم یسمع من الاعمش“ (مسند احمد، ج: 14، ص: 375) یہ روایت ایک دوسرے طریق سے بھی بیان کی گئی ہے ”عبد الوہاب بن عبد الحمید عن یونس بن عیینہ عن الحسن، عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) اس کے رواۃ ثقہ ہیں لیکن الحسن کا حضرت ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے (دیکھئے: ابو حاتم رازی، عبد الرحمن، المر اسیل، محققہ: شکر اللہ نعت اللہ، ص 160: 34، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1397ھ) ابو یعلیٰ نے ”مثنیٰ بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ“ کے طریق سے بھی یہ روایت بیان کی ہے لیکن اس میں مثنیٰ ضعیف ہے“ ضعیف، اختلط باخرة وكان عابداً“ (دیکھئے: ابن حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، ج: 2، ص: 160: 569) بہر حال یہ حدیث مختلف طرق اور شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ (دیکھئے: مسند احمد، ج: 14، ص: 160: 373)

۳ ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم، ج: 1680، ص: 2577؛ صنعانی، عبد الرزاق، المصنف، کتاب الصوم، باب الحجامة للصائم، ج: 4، ص: 210-209؛ بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصیام، باب الحدیث الزی روی فی الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 265 (اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں حدیث صحیح ہے علی بن مدینی اور احمد بن حنبل فرماتے ہیں ”انہ اصح ما روی فی الباب“ (دیکھئے حاکم، المستدرک، ج: 1، ص: 593-591) البانی نے بھی اس روایت کو صحیح کہا ہے (دیکھئے: البانی، ارواۃ الغلیل، ج: 4، ص: 69)

۴ ابن ماجہ، السنن، کتاب الصیام، باب ماجاء فی الحجامة للصائم، ج: 1681، ص: 2577؛ ابو داؤد، السنن، کتاب الصوم، باب فی الصائم یختجم، ج: 2369، ص: 6؛ بیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الصیام، باب الحدیث

الزی روى فی الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 265 (یہ روایت صحیح ہے) (دیکھئے: البانی، الارواء الغلیل، ج: 4، ص: 65؛ صحیح سنن ابی داؤد، ج: 7، ص: 160: 447))

۵۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب الحجامة والقنی للصائم، ج: 1938، ص: 151؛ ترمذی، الجامع، ابواب الصوم، باب ماجاء من الرخصة فی ذلک، ج: 775، ص: 1724؛ ابن ماجہ، السنن، کتاب الصوم، ماجاء فی الحجامة للصائم، ج: 1682، ص: 2577

۶۔ دارقطنی، السنن، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، ج: 2240-2246، ج: 2، ص: 161؛ بیہقی، السنن الکبری، کتاب الصیام، باب الحدیث الزی روى فی الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 264؛ ابن خذیمہ، صحیح، کتاب الصیام، باب ذکر البیان ان الحجامة تقطر، ج: 1969، ج: 3، ص: 231

(یہ روایت مرفوع اور موقوف دونوں اعتبار سے ثابت ہے البانی کہتے ہیں ”رخص للصائم الحجامة والقبلة“ و لیس صریحاً فی الوقف بل هو الی الرفع احترب لانه مثل قول الصحابی امرنا لکذا ونهینا عن کذا ونحو ذلک فهو مرفوع علی الصحیح“ (دیکھئے: البانی، الارواء الغلیل، ج: 4، ص: 75))

۷۔ بغوی، شرح السنة بخوالہ، فتح الباری، ج: 4، ص: 226

۸۔ حازمی، کتاب الاعتبار، کتاب الصوم، باب الحجامة للصائم، ص: 139

۹۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج: 4، ص: 222

۱۰۔ حازمی، کتاب الاعتبار، کتاب الصوم، باب الحجامة للصائم، ص: 139

۱۱۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج: 4، ص: 226

۱۲۔ نووی، المجموع، ج: 6، ص: 318، الاعتبار، ص: 140

۱۳۔ ابن حجر، فتح الباری، ج: 4، ص: 226

۱۴۔ حازمی، کتاب الاعتبار، ص: 140

۱۵۔ دارقطنی، السنن، کتاب الصیام، باب القبلة للصائم، ج: 2240-2246، ج: 2، ص: 161؛ بیہقی،

السنن الکبری، کتاب الصیام، باب الحدیث الزی روى فی الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 264

ابن خذیمہ، صحیح، کتاب الصیام، باب ذکر البیان ان الحجامة تقطر، ج: 1969، ج: 3، ص: 231

(یہ روایت مرفوع اور موقوف دونوں اعتبار سے ثابت ہے البانی کہتے ہیں ”رخص للصائم الحجامة والقبلة“ و لیس صریحاً فی الوقف بل هو الی الرفع احترب لانه مثل قول الصحابی امرنا لکذا ونهینا عن کذا ونحو ذلک فهو مرفوع علی الصحیح“ (دیکھئے: البانی، الارواء الغلیل، ج: 4، ص: 75))

۱۶ دارقطنی، السنن دارقطنی، کتاب الصیام، باب القبلیہ للصائم، ج: 2238، ج: 2، ص: 161؛
 یقیم، السنن الکبری، کتاب الصیام، باب الحدیث الزی روى فی الافطار بالحجامة، ج: 4، ص: 268
 ۱۷ ابن خذیمہ، صحیح ابن خذیمہ، ج: 3، ص: 231؛ طبرانی، المعجم الاوسط، ج: 8، ص: 10؛
 البانی، رواء الغلیل، ج: 4، ص: 72

۱۸ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب الحجامة والتقی للصائم، ج: 1940، ص: 152

۱۹ ابوداؤد، السنن، کتاب الصیام، باب فی الرخصة فی ذلک، ج: 2375، ص: 1399

۲۰ ترمذی، الجامع، ابواب الصوم، باب ما جاء فی الصائم بذرعہ القئی، ج: 719، ص: 1717

اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں (قال أبو عیسیٰ حدیث ابی سعید الخدری

حدیث غیر محفوظ وقدر ویعبد الله بن زید بن أسلم وعبد العزیز بن محمد وغیر واحد هذا
 الحدیث عن زید بن أسلم مرسلًا ولم یذكر وافیہ ، عن أبی سعید وعبد الرحمن بن زید بن أسلم
 یضعف فی الحدیث قال سمعت أبا داود السجزی یقول سألت أحمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن زید
 بن أسلم فقال أخوه عبد الله بن زید لا بأس به قال وسمعت محمدًا یذكر عن علی بن عبد الله
 المدینی قال عبد الله بن زید بن أسلم ثقة وعبد الرحمن بن زید بن أسلم ضعیف قال محمد ولا

أروی عنه شیئاً)) (امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے عبد اللہ بن
 زید بن اسلم عبد العزیز بن محمد کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی ہے اور ابو سعید کا
 ذکر نہیں کیا عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سجزی سے سنا
 کہ انہوں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی
 عبد اللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں، میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا انہوں نے علی بن عبد اللہ سے
 نقل کیا کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں امام بخاری کہتے ہیں کہ
 میں ان سے روایت نہیں کرتا)) (اس روایت کی سند میں ایک روای حضرت عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو
 محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن اسکا ضعف باقی روایات کے موید ہونے کی بنا پر رفع ہو جاتا ہے دیکھئے

:صنعانی، عبد الرزاق، المصنف، ج: 4، ص: 212، ج: 7535؛ ہیثمی، السنن الکبری، ج: 4، ص: 263؛ محمد

بن حسن، الموطا، ص: 126، امام نووی فرماتے ہیں "اسنادہ صحیح علی

شرط البخاری ومسلم" (المجموع، ج: 6، ص: 317)

۲۱) البقاء کا معنی رحمت و مہربانی کا ہے کہا جاتا ہے) ” ابقیت علی فلان اذا راعیت علیہ و رحمته ” اور جسے کہا جاتا ہے ” لا ابقى الله علیک ان ابقیت علی (ﷺ) ” نووی، المجموع، ج: 6، ص: 317؛ تاج العروس، ج: 10، ص: 41، مادہ بقی ()

۲۲) ابوداؤد، کتاب الصیام، باب الرخصة فی ذلک، ج: 2374، ص: 1399
امام ابن حجر عسقلانی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور فرمایا ہے ” وجہالة الصحابي لا تضره ”
(فتح الباری، ج: 4، ص: 227)

۲۳) بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب الحجامة والقئی للصائم، ترجمۃ الباب، ص: 151

۲۴) بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب الحجامة والقئی للصائم، ترجمۃ الباب، ص: 151

۲۵) حازمی، کتاب الاعتبار، کتاب الصیام، باب الحجامة للصائم، ص: 139

۲۶) ابن شاہین، تاریخ الحدیث و منسوخہ، ص: 160: 339

۲۷) الجعبری، رسوخ الاحبار، ص: 358